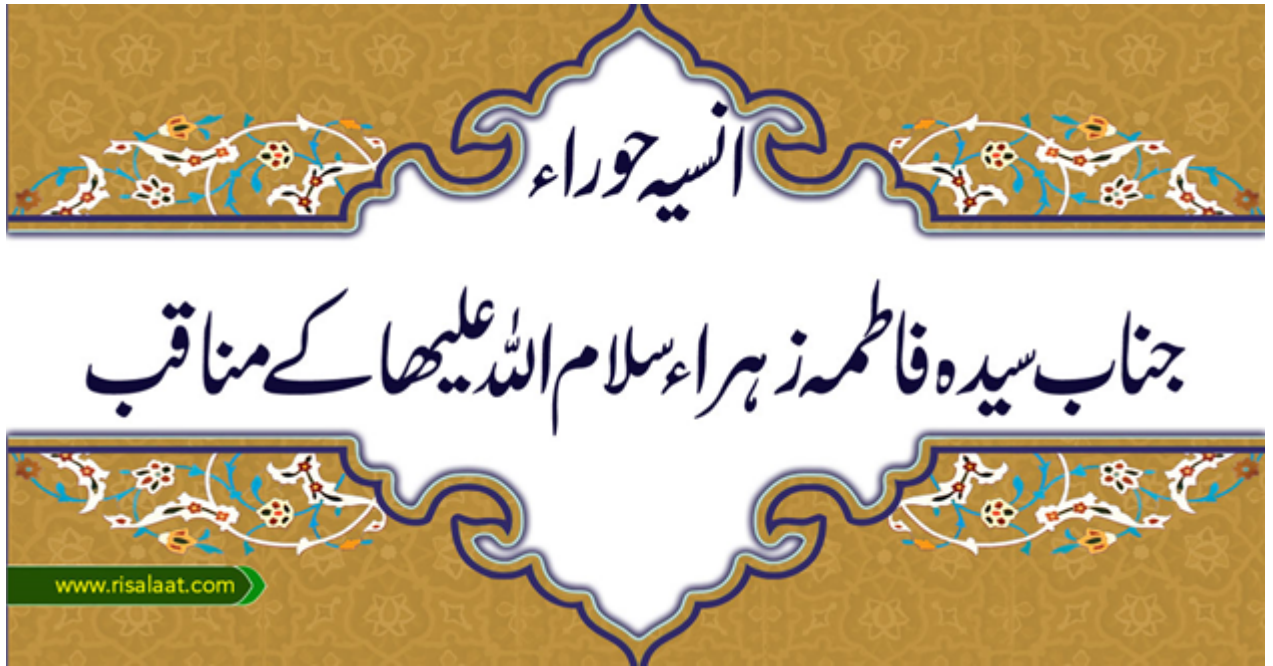




انسپہ حوراء جناب سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب

مناقب منقبت کی جمع ہے اور یہ اعلیٰ و ارفع ان چیزوں کے معنی میں ہے کہ جن پر لوگ ناز کرتے ہیں اور ان سے شرافت پاتے ہیں۔ کیونکہ نقب مادہ کے بہت سے معانی ہیں جیسے پھر نا، بحث کرنا تلاش و جستجو کرنا، گواہ ہونا سوراخ کرنا، صدارت کا حامل ہونا جیسے نقیب اور نقباء بنی اسرائیل (المائدہ: 12) یہاں پردوسروں پر افضلیت اور شرافت رکھنے کے معنی میں ہے۔ جب میں نے کتاب فضائل الزہراء مکمل کر لی تو میرے پاس علامہ امینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "فاطمہ" آئی میں نے دیکھا کہ انہوں نے فاطمہ زہراء کے چالیس مناقب ذکر کئے ہیں۔ علامہ امینی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے کہ جنہوں نے کتاب الغدير تحریر کی اور ان کا حق ادا نہیں ہوا ہے، ان چالیس مناقب کو دیگر گیارہ مناقب کے ساتھ روز و شب کی نمازوں کی تعداد کے مطابق اکاون مناقب کی صورت میں یہاں ذکر کر رہا ہوں۔

- 1۔ زہراء کی خلقت آدم سے پہلے ہوئی اپنے والد شوہر اور بیٹوں کی مانند وہ انوار تھیں جو خداوند متعال کی تسبیح و تقدیس کرتی تھیں : خَلَقْتُهَا قَبْلَ النَّاسِ شَأْنُ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا وَهُمْ أَنْوَارٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُقَدِّسُونَهُ وَيَهْلِلُونَ وَيَكْبِّرُونَ پہلے باب میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔
- 2۔ خَلَقَهَا مِنْ نُورٍ عَظَمَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهِيَ ثُلُثُ النُّورِ الْمَقْسُومِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَهُوَ نُورٌ مُخَزَّنٌ مَكْنُونٌ فِي عِلْمِ اللَّهِ

ان کی خلقت خداوند متعال کی عظمت کے نور سے ہے اور اپنے اور اپنے والد اور شوہر کے درمیان تقسیم ہونے والے نور کا تیسرا حصہ ہیں اور یہ نور خدا کے علم کے خزانے میں چھپا ہوا ہے۔

- 3۔ عَلَّتْهَا فِي خَلْقِهِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَالْعَرْشُ وَالْكَرْسِيُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ شَأْنُ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا

وَبَنِيهَا ان کا آسمان زمین جنت دوزخ عرش کرسی فرشتوں اور جن و انس کی خلقت کی وجہ ہونا اپنے والد شوہر اور بیٹوں کی شان میں شریک ہونا ہے کہ اگر یہ نہ ہوتے تو آسمان و زمین اور جنت و دوزخ کی مخلوق اور دوسری کوئی بھی مخلوق نہ ہوتی نہ ہی اسلام اور توحید کی کوئی خبر ہوتی۔ ان تینوں مناقب کی تفصیل پہلے باب میں بیان کی گئی ہے۔

4. تَسْمِيَّتُهَا مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعِزَّةِ شَأْنُ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا خداوند تبارک تعالیٰ کے نزدیک ان کا نام رکھنا بھی ان کے والد، شوہر اور بیٹوں کی شان ہے اور یہ دو مناقب ہیں۔ نام رکھنا اور نام خدا سے جد اہونا یہ امر دلالت کرتا ہے کہ پنجتن پاک کا خود سے کوئی اختیار نہیں ہے اور ان کے تمام امور حتیٰ ان کے ناموں کا انتخاب بھی خداوند سے مربوط ہے اور اس نے کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں دی۔ رسول اکرم کو بھی اجازت نہیں تھی کہ وہ خود سے فاطمہؑ اور حسنینؑ کے نام رکھیں۔ اور اسی طرح مولود کعبہ علی بن ابی طالبؑ کا نام رکھنے کی پیغمبر اور ابو طالبؑ کو اجازت نہیں تھی اور درحقیقت یہ دو مناقب ہیں ایک خدا کے نام سے مشتق ہونا اور دوسرا حق تعالیٰ نے نام رکھا۔

5. اِسْتِقَاقُ اِسْمِهَا مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی شَأْنُ أَبِيهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِيهَا ان کا نام خداوند تبارک و تعالیٰ کے ناموں سے مشتق ہونا، اس میں وہ اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کی شان میں شریک ہیں کہ کسی کو بھی یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہے اور اس منقبت کی تفصیل دوسرے باب میں بیان کی گئی ہے۔

6. تَوْسُلُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا وَيَأْسِمُهَا شَأْنُ أَبِيهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِيهَا انبیاء کا ان کی ذات اور نام سے توسل کرنا اس شان میں وہ اپنے والد شوہر اور بیٹوں کے ساتھ شریک ہیں۔ اور ان سے تمسک کرنا انبیاء، اوصیاء اور دیگر افراد کی مشکلات سے نجات کا وسیلہ ہے۔ ان کے بارے میں آیا ہے : مَنْ آمَنَ بِهَا فَقَدْ نَجَّى وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا فَقَدْ هَلَكَ جو ان پر ایمان لایا وہ نجات پاگیا اور جو ایمان نہیں لایا وہ ہلاک ہوگیا۔

7. كِتَابَةُ اِسْمِهَا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ وَأَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدَّةِ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کے ساتھ ان کے نام کا عرش کے پائے اور جنت کے دروازوں پر لکھا جانا انتہائی حیرت انگیز ہے کیونکہ کسی بھی پیغمبر فرشتے وصی اور مخلص بندے کو یہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ پہلے باب میں اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔

8. فاطمہ ان کلمات میں سے ہے جو حضرت آدمؑ نے اپنے پروردگار سے سیکھے اور حضرت ابراہیمؑ کا بھی انہی کلمات سے امتحان لیا گیا یعنی محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام جیسا کہ سولہویں باب میں گزر چکا ہے۔

9. كُونُهَا شَبَحًا عَنْ يُمْنَةِ الْعَرْشِ وَصُورُهُ فِي الْجَنَّةِ زَيْفُ أَشْبَاحِ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا وَصُورُهُمْ زِبْرَاءُ كَا عَكْسِ عَرْشِ الٰہی کے دائیں جانب اور ان کی تصویر بہشت میں اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کی تصویروں کے ساتھ ہے۔ خداوند عالم نے نہ صرف پنجتن پاک کے مقدس ناموں کو عالم بالا کی زینت قرار دیا ہے بلکہ ان کی نورانی تصویروں سے اپنے عظیم عرش اور بہشت کو مزین فرمایا ہے اور عرش بریں کی دائیں جانب کو زینت بخشی ہے۔ لہذا آدم جب عرش کی طرف دیکھتے ہیں تو ان کو پنجتن کی تصاویر اور عکس نظر آتی ہیں اور جب وہ بہشت کی طرف رخ کرتے ہیں تو وہ ان کی خوبصورت تصاویر کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ جدھر دیکھتے ہیں انہیں ان کے جلال و جمال کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

10. جناب فاطمہ زہراءؑ پروردگار کا ہدیہ اور تحفہ ہیں اپنے حبیب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ کے لئے، جیسا کہ چوتھے باب میں تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔

11. خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ جیسی ہستی کو ان کا باپ اور خدیجۃ الکبریٰ جیسی خاتون کو ان کی ماں قرار

دیا۔ کائنات نے کسی کا ایسا باپ دیکھا ہے اور نہ ہی دیکھے گا۔

12. کَانَتْ يُحَدِّثُ أُمُّهَا فِي بَطْنِهَا وَتَعْبِرُهَا رَحِمَ مَادِرٍ مِمَّنْ سَبَّاهَا، أُنْ كِي مونس و بمدم ہونا اور انہیں بشارت دینا ان سب کی تفصیل چوتھے باب میں بیان کی گئی ہے۔

13. رسول خدا کو اس بات کی بشارت ان کی پاک نسل ان کی دختر سے چلے گی۔

14. بہشتی عورتیں بہشتی حوروں کے ساتھ ان کے ہاں ولادت کے وقت ان کی مدد کے لئے آئیں اس فضیلت میں وہ ممتاز ہیں۔

15. وَلَدَتْهَا طَابِرَةً وَ مَطْهَرَةً زَكِيَّةً مَيْمُونَةً نَقِيَّةً كَمَا يَعْتَقِدُ فِي الْأَعْمَةِ الْأَطْهَارِ ان کی ولادت ائمہ اطہار کی مانند پاک و پاکیزہ تھی۔

16. دُخُولُ نُورِهَا حِينَ وَلِدَتْ بُيُوتَاتٍ مَكَّةَ كَوَلَا دَةَ أَبِيهَا زَبْرَاءَ کی ولادت کے وقت ان کا نور اپنے والد کی ولادت کی مانند پورے مکہ کے گھر وں میں اور مشرق و مغرب میں پھیل گیا۔ گویا اس نور افشانی سے خداوند عالم نے پوری دنیا کو بتا دیا کہ دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ایک ہستی تشریف لائی ہے۔

17. ولادت کے وقت فاطمہ زہراء کا پروردگار، خاتم الانبیاء اور ائمہ معصومین کو پہچاننا اور ان کے ناموں سے انہیں سلام کرنا: عَزَفَانَهَا رُسُلُ رَبِّهَا إِلَيْهَا عِنْدَ وَلَادَتِهَا وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهَا بِأَسْمَائِهَا يَهْ بِالْأَتَرِینِ معجزہ ہے اور بہشتی عورتوں کو مخاطب کیا: يَا سَارَةَ السَّلَامُ عَلَيْكِ، يَا مَرِيَمُ السَّلَامُ عَلَيْكِ

18. تَكَلَّمَهَا الشَّهَادَتَيْنِ حِينَ الْوِلَادَةِ وَبِذِكْرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادِ الْأَسْبَاطِ كَالْأَعْمَةِ امیر المؤمنین اور ائمہ اطہار کی مانند ولادت کے وقت ان کا شہادتین کہنا۔

19. فاطمہ زہراء کا ائمہ اطہار کی مانند ہر روز ایک ماہ کے برابر اور ہر ماہ ایک سال کے برابر رشد و نمو کرنا۔

20. تُبَشِّرُ أَهْلَ السَّمَاءِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا كَمَا فِي رَسُولِ اللَّهِ وَالْأَعْمَةِ اہل آسمان کا ان کی ولادت کے وقت ایک دوسرے کو مبارکباد دینا جیسا کہ رسول اللہ اور ائمہ کی ولادت پر انہوں نے مبارکباد دی تھی۔

21. اِسْتِرَاقُهَا مَعَ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا فِي الْعِلْمِ بِمَا كَانَ أَوْ يَكُونُ وَ مَا لَمْ يَكُنْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ گزشہ اور آئندہ قیامت تک کے واقعات کا علم رکھنے میں اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کے ساتھ شریک ہونا۔

22. اِسْتِرَاقُهَا فِي الْعَصْمَةِ وَدُخُولُهَا فِي آيَةِ التَّطْهِيرِ عصمت میں ان کا شریک ہونا اور آیت تطہیر میں داخل ہونا۔

23. اِسْتِرَاقُهَا فِي الْاِهْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ وَالتَّمَسُّكِ بِهَارِدِ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا تمام افراد چاہے وہ لوگ جو خاتم الانبیاء

پر ایمان لائے ہیں اور ان کی بیعت کی ہے یا وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت کی اطاعت میں سرتسلیم خم کیا ہے

اور ان کے فرمان کے مطابق علی اور ان کی اولاد کی امامت کو قبول کیا ہے، ناگزیر ہیں کہ حضرت فاطمہ کو ہدایت و اقتداء کے مرجع کے طور پر قبول کریں اور مشکلات میں (انکے والد، شوہر اور بیٹوں کی مانند) ان کی پناہ میں آئیں اور ان سے تمسک و توسل کریں۔

24. فِي وَجُوبِ حُبِّهَا كَحُبِّ بَعْلِهَا وَأَبِيهَا وَبَنِيهَا أَجْرُ الرِّسَالَةِ الْخَاتِمَةِ زَبْرَاءَ کی مودت ان کے شوہر اور بیٹوں کی مودت کی مانند (کہ جو خاتم الانبیاء کی رسالت کا اجر ہے) تمام لوگوں پر واجب ہے رسول خدا فرماتے ہیں: خدا نے

مجھے ان چاروں سے دوستی اور محبت کا حکم دیا ہے۔ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام سے

دوستی اور محبت اس لئے واجب ہے کہ ان چاروں میں سے ایک رسول کے داماد دوسری بیٹی اور دو بیٹے ہیں۔

بلکہ رسول خدا کو بھی دوسرے تمام لوگوں کی مانند فاطمہ کی ولایت کا معتقد اور معترف ہونا چاہئے۔ اور

اس کی گواہی دینی چاہئے۔

25. كُونُهَا مِنَ الْأَمَانَةِ الْمَعْرِفَةِ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ وہ امانت جو خدا وند متعال کی جانب سے

آسمانوں زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھی گئی لیکن وہ اس امانت کا بوجھ نہ اٹھاسکے اور اسے قبول کرنے سے انکار کردیا لیکن بشر نے اسے قبول کرلیا یہ پنجتن پاک کی ولایت تھی اور فاطمہ زہراءؑ اس امانت کا ایک جزء ہیں۔ سولہویں باب میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس امانت کی تفصیل سرمایہ سعادت و نجات صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۶ بیان کی گئی ہے۔

26. اِشْتَرَاكَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الرُّكْنِيَّةِ لَعَلَّيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ زَهْرَاءَ مَقَامِ رُكْنِيَّةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ شریک تھیں۔ اس کی تفصیل ساتویں باب میں بیان کی گئی ہے۔

27. اِشْتَرَاكَاهَا فِي تَطْهِيرِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ لَهَا نَظْهِيرَ بَعْلِهَا وَأَبِيهَا وَبَنِيهَا انہیں اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کی مانند مسجد نبوی میں داخل ہونے کی اجازت تھی اور وہ ہر زمانے میں اور ہر حال میں پاک تھیں جو عصمت و طہارت اور ولایت کا ثمرہ ہیں۔

28. كُونُهَا مُحَدَّثَةً كَالْأَمَمَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادِهِ وَهَئِذِهِ ائِمَّةٌ كِي مَانَد مَحْدَثَ تَهِيں۔ فرشتے ان سے باتیں کرتے تھے اس کے باوجود کہ وہ منصبِ امامت پر فائز نہ تھیں۔

29. اِشْتَرَاكَاهَا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادِهِ فِي التَّبَشِيرِ بِشَيْعَتِهَا وَمَحَبَّتِهَا جِس طِرْح رَسُوْل اِكْرَم نِے عَلِیُّ اور گیارہ ائمہ کے شیعوں اور دوستداروں کو فلاح و کامیابی کی بشارت دی ہے اسی طِرْح بہت سے مقامات پر فاطمہ کے محبوں کو بھی عذاب سے نجات و رہائی کی بشارت دی ہے۔

30. اِطَّلَاعُ اللَّهِ عَلَى الْأَرْضِ وَ اخْتِيَارُهَا عَلَى النَّسَاءِ الْعَالَمِينَ كِاطْلَاعِهِ عَلَى الْأَرْضِ وَ اخْتِيَارِابِيهَا وَ بَعْلِهَا وَبَنِيهَا وَوُلْدِهَا الْأَمَمَةِ

پیغمبر اکرم واضح طور پر فرماتے ہیں کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے ایک بار زمین پر نظر ڈالی تو اولین اور آخرین میں سے مجھے چن لیا۔ دوسری دفعہ علیؑ کو اور تیسری نظر میں ان کی معصوم اولاد کو اور چوتھی بار نظر کی تو تمام عالمین کی عورتوں میں سے فاطمہ زہراءؑ کا انتخاب کیا۔ پس جس طرح محمد، علی، حسن اور حسین علیہم السلام خدا کی برگزیدہ ہستیاں ہیں اسی طرح فاطمہ زہراءؑ بھی خدا کی برگزیدہ ہستی ہیں۔

31. فِي كُفُوِيَّتِهَا مَعَ عَلَى فِي الْمَلَكَاتِ وَالنَّفَانِيَاتِ وَإِنْ لَمْ يَخْلُقْ عَلِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُفُوٌّ مِنْ آدَمَ وَمِنْ ذُوْنَهْ مَعْنَوِيْ اقدار اور صفات میں فاطمہ کا علیؑ کا کفو اور ہمسر ہونا ہے۔ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں : اگر فاطمہ پیدا نہ ہوتیں تو علیؑ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا اسی طرح اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے تو فاطمہ کا نہ صرف موجودہ زمانے میں بلکہ آدَم اور اولاد آدم میں سے کوئی بھی زہراء کا ہمسر نہیں ہے اور صرف علیؑ ہی زہراء کے کفو اور ہمسر ہیں۔ (اور یہ دونوں ہستیاں مقامات عالیہ اور ملکاتِ فاضلہ میں برابر ہیں اور یہی حدیث اپنے والد کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام پر فاطمہ زہراء کی فضیلت و برتری کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

32. ان کا عقد آسمان پر ہوا پوری کائنات میں فاطمہ زہراء کے سوا کسی اور کا عقد آسمان پر نہیں ہوا۔

33. دُخُولُهَا فِي فَضْلِ سُورَةِ هَلْ أَتَى مَعَ بَعْلِهَا وَبَنِيهَا فَاطِمَةَ زَهْرَاءَ عَلِيٍّ، حسن اور حسین علیہم السلام کے ساتھ سورہ ہل اتی کی فضیلت میں شریک ہیں۔

34. دُخُولُهَا فِي آيَةِ الْمُبَارَكَةِ بَيْنَ أَبْنَاءَنَا وَ أَنْفُسَنَا فَاطِمَةَ زَهْرَاءَ ان افراد میں شامل ہیں جن کی شان میں آیتِ مباہلہ نازل ہوئی یعنی انفسنا محمد د اور علیؑ، ابنائنا حسن اور حسین علیہم السلام اور نساؤنا فاطمہ ہیں۔

35. فِي أَفْضَلِيَّتِهَا عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ كَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا وہ اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کی مانند فرشتوں اور جن و انس پر فضیلت اور افضلیت رکھتی ہیں۔

36۔ یَعْرِفُ اللَّهُ قَدْرَهَا كَمَا يَعْرِفُ قَدْرَ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا خدا نے ان کی قدر سے آگاہ کیا ہے جیسا کہ ان کے والد، شوہر اور بیٹوں کی قدر کو قیامت کے دن بیان کیا ہے۔

37۔ سنی اور شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام میں جو احکام پیغمبر اکرم سے محبت و دشمنی، جنگ و دشنام اور انہیں آزار و اذیت دینے کے بارے میں ہیں وہ فاطمہؑ کے بارے میں بھی جاری ہیں۔

38۔ کُفِرَ مَنْ أَبْغَضَ فَاطِمَةَ كَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ جو بھی پیغمبر اکرم یا علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے وہ کافر ہے اس حکم میں فاطمہؑ اپنے والد اور شوہر علیؑ کے ساتھ شریک ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے جو ہستی مقام ولایت کی مالک ہو اس سے دشمنی کفر نہ ہو۔

39۔ اِشْتَرَاكُهَا مَعَ كَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا فِي دَرَجَةِ الْوَسِيلَةِ فِي الْجَنَّةِ جنت میں داخل ہونے کے وسیلے کے درجے میں وہ اپنے والد اور شوہر کے ساتھ شریک ہیں۔ پنجن پائے کے سوا انبیاء، اولیاء، مرسلین، صالحین اور مقرب فرشتوں میں سے کسی کو یہ اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہے۔

40۔ رُكُوبُهَا كَأَبِيهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَبِيهَا وَبَعْلُهَا وَبَنِيهَا اپنے والد، شوہر اور بیٹوں کی مانند قیامت کے دن سواری پر سوار ہونا۔

41۔ رسول اکرم نے فرمایا (اے فاطمہؑ) قیامت کے دن میں جبرئیل کا دامن تھاموں گا۔ میری بیٹی میرا دامن اور علیؑ فاطمہؑ کا دامن اور ان کے گیارہ فرزند علیؑ کا دامن تھامیں گے۔

42۔ كَوْنُهَا شَفِيعَةً كُبرى يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِشِيعَتِهَا وَمُحِبِّيْهَا كَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا

43۔ فاطمہ زہراءؑ کی محبت محشر کے سو مقامات پر فائدہ دے گی اور یہ منقبت صرف انہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

44۔ اِشْتَرَاكُهَا مَعَ أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي قُبَّةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ان کی ایک اور منقبت یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے بابا، شوہر اور بیٹوں کے ساتھ عرش کے نیچے قبہ لاهوتی میں ہوں گی کہ جہاں پنجن پائے اور ان کے معصوم بیٹوں کے سوا کوئی اور نہیں ہوگا۔

45۔ زہراءؑ کی ایک ممتاز ترین منقبت کہ جس میں ان کا کوئی شریک نہیں ہے، ان کا اُمُّ الْاِئِمَّةِ ہونا ہے وہ گیارہ معصوم اماموں کی والدہ گرامی ہیں۔ جو زمین کے ستاروں کی مانند ہیں اور ان کے مزار لوگوں کی شفا اور درمان کا مقام ہیں۔

46۔ زہراءؑ کی سنتیں ہیں جیسے تسبیح فاطمہؑ اور ان کی دعائیں ان میں سے ہر ایک کی تشریح ہے۔ بتیسویں اور تینتیسویں باب میں ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

47۔ حضرت فاطمہ زہراءؑ کی زیارت ہے چاہے دور سے ہو یا نزدیک سے۔ اس کا ثواب ان کے والد کی زیارت کے ثواب کے برابر ہے فرشتے زہراءؑ کے موکل ہیں قیامت میں بھی اور ان کی رحلت کے وقت بھی۔ وہ ان کی اور ان کے والد اور شوہر اور بیٹوں کی قبروں پر صلوات بھیجتے ہیں۔ انتالیسویں باب میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

48۔ ان کی زیارت کرنا اور ان پر صلوات بھیجنا خود رسول خدا کی زیارت کرنا اور ان پر صلوات بھیجنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ عَفَّرَ اللَّهُ لَهُ وَالْحَقُّ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ روایت میں یہ بھی آیا ہے: وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَدْ صَلَّى عَلَى أَبِيهَا جس نے ان پر درود بھیجا ہے شک اس نے ان کے والد پر درود بھیجا۔ مصباح الانوار میں امیر المؤمنین نے خود فاطمہ زہراءؑ سے روایت کی ہے کہ میرے والد رسول خدا نے مجھ سے فرمایا: جو شخص تجھ پر صلوات بھیجے خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور میں جنت میں جہاں بھی ہوں گی وہ شخص مجھ سے آملے گا۔

زہراءؑ کے بغیر صلوات کا کوئی فائدہ نہیں ہے آنحضرت نے فرمایا: لَا تُصَلُّوا عَلَيَّ صَلَوةً بَنَاءً أَنْ تُصَلُّوا وَتَسْكُنُوا عَنْ آلِي مَجْهٍ پَر نَاقِصِ دَرود و صلوات مَت بَهِجُو ايسا نہ کرو کہ مَجْهٍ پَر تو درود بَهِجُو اور میری آل کے بارے میں چپ رہو۔

49. فِي الْأَمْرِ بِالْتَّوَسُّلِ إِلَيْهَا كَأَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا فِي الْخَوَاجِ وَعِنْدَ كُلِّ مَسْئَلَةٍ وَالْأَمْرُ يُحِبُّهَا وَ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا وَزَيَارَتُهَا جس طرح پیغمبر اکرم امیر المؤمنینؑ اور ان کے معصوم بیٹے بے کسوں اور لاچاروں کی پناہ گاہ ہیں کہ لوگوں کو ان سے توسل کرنا چاہئے، صدیقہ طاہرہ بھی توسل کرنیوالوں کی پناہ گاہ ہیں بلکہ غیاث مستغیثین ہیں۔ اس وقت سے ہی کہ جب آدم نے زہراءؑ کی صورت دیکھی اور حکم ہوا کہ پنجن تن پاگ کے ناموں کو یاد کرو۔ حضرت فاطمہؑ بے کسوں اور لاچاروں کی پناہ گاہ تھیں اور ہیں پس مشکل اور گرفتاری میں ۱۳۵ بار کہو یا مولاتی یا فاطمہؑ اَغِيثِي۔

50. أَوَّلُ شَخْصٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ حَافِظُ سَيُوطِي نے جمع الجوامع میں ذکر کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: بہشت میں سب سے پہلے جو داخل ہوگا وہ فاطمہ بنت محمدؑ ہے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سب سے پہلے جو بہشت میں داخل ہوگا وہ میں ہوں اور علیؑ، فاطمہ حسن اور حسین علیہم السلام ہیں بے شک پہلی خاتون فاطمہ زہراءؑ ہیں شاید احترام کی وجہ سے ان کو آگے رکھا ہے۔